ختم نبوت
کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 15

عنوان

عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام قرآنِ پاک کی نظر میں

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

زیرِ نگرانی

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 15 کا خلاصہ:

(1) اس میں بھی باقی ماندہ پانچ آیات بیان کی ہیں جن سے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام علمائے امت نے ثابت کیا ہے۔

(2) ان کی تائید میں فرامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیے ہیں۔

(3) بعض ضمائر کے مراجع جن پر مرزائی وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، مدلل انداز میں ان کی وضاحت کی گئی ہے۔

آیت نمبر 4:

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا‌۔ (النساء:159)

ترجمہ: اور کوئی اہل کتاب سے ایسا فرد نہیں رہے گا جو اُس (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے قبل اس پر ایمان نہ لے آوے اور وہ قیامت کے روز اُن پر گواہ ہوگا۔

آیت مذکورہ میں ''بِہٖ'' اور ''مَوْتِہٖ'' دونوں ضمیروں کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور آیت کا مطلب ہے کہ آئندہ زمانہ میں جس قدر اہل کتاب موجود ہوں گے تمام کے تمام عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ان پر ایمان لائیں گے۔ یہ آیت اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت کے قریب دوبارہ تشریف لائیں گے۔ تمام مفسرین نے آیت مذکورہ کا یہی معنی بیان کیا ہے۔ دیکھئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ حدیث بیان کی:

'' والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لایقبلہ احد، و حتی تکون السجدة الواحدة خیرمن الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة واقرؤوا ان شئتم وَاِنۡ مِّنۡ أَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ ....الخ''

(صحیح بخاری کتاب أحادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام حدیث نمبر 3448۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ترجمہ: ’’اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب کہ ابن مریم تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور ان کے دور میں مال اس طرح بہہ پڑے گا کہ کوئی شخص اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور لوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیھا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ یہ مضمون روایت فرما کر ابو ہریرہ (عبدالرحمٰن بن صخر المتونی 58ھ) رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اگر تم اس مضمون کو قرآن کی روشنی میں دیکھنا چاہو تو سورۃ النساء کی یہ آیت پڑھ لو وَ اِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ....الخ‘‘

یعنی حدیث کے آخر میں فرمایا ’’واقرؤوا ان شئتم وَ اِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ....الخ‘‘ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ نے حدیثِ رسول بیان کرنے کے بعد یہ آیت بطور استشہاد پیش کی جس سے آیت کی تفسیر واضح ہوگئی۔ صحابی رسول ﷺ کی اس تفسیر کے بعد کسی انسان کی تفسیر جو اس کے خلاف ہو اس کی کوئی وقعت نہیں اور درحقیقت یہ تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نہیں بلکہ یہ حضور ﷺ کی تفسیر ہے کیونکہ ایسے مقامات میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے قیاس سے کچھ نہیں کہہ سکتے ان کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ کسی حدیث کے بیان کرنے کے بعد وہ استشہاد کے طور پر کبھی تو فرماتے ’’قال رسول اللّٰہ ﷺ و ان شئتم فاقرؤوا‘‘ اور کبھی ’’قال رسول اللّٰہ‘‘ نہیں کہتے تھے صرف ان شئتم کہہ دیتے تھے۔ نیز دیکھئے اکابرین سلف نے بھی نزول عیسیٰ علیہ السلام پر آیت مذکورہ کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

حوالہ نمبر 1:

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (80ھ 150ھ) کی مشہور کتاب ’’فقہ اکبر‘‘ کی شرح میں ملا علی قاریؒ (الشیخ نور الدین ابو الحسن علی بن سلطان محمد الھروی القاری، المتوفی 1014ھ) عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحت میں آیت مذکور سے استدلال فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

’’(’’ونزول عیسیٰ من السماء) کماقال اللّٰہ تعالیٰ (وَاِنَّهٗ) ای عیسی (لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ)‘‘ ای علامۃ القیامۃ وقال اللّٰہ تعالیٰ ’’(وَ اِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ)'' ای قبل موت عیسٰی علیه السلام بعد نزولہٖ عند قیام الساعة فیصیر (وفی نسخة فتصیر) الملل ملة واحدة۔''

(فقہ اکبر مع شرح ملاعلی قاری صفحہ 136 طبع دہلی اور صفحہ 112 طبع مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ: عیسٰی علیہ السلام کا نزول بقول اللہ تعالٰی کے وہ یعنی عیسٰی علیہ السلام قیامت کی نشانی ہیں۔ نیز یہ کہ اہل کتاب ان کی آسمان سے تشریف آوری کے بعد ان کی موت سے پہلے قیامت کے قریب ان پر ایمان لائیں گے۔ پس ساری ملتیں ایک ہو جائیں گی۔

حوالہ نمبر 2:

امام شعرانیؒ (الشیخ عبدالوہاب بن احمد بن علی الشعرانی 898ھ 973ھ) آیت مذکور سے استدلال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

''فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسٰی علیه السلام من القرآن (فالجواب) الدلیل علی نزوله قوله تعالیٰ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ ''۔

(الیواقیت والجواہر: جلد 2، صفحہ 146 للعلامہ شعرانی مطبوعہ مصر)

ترجمہ: کہ اگر کوئی قرآن سے نزول عیسٰی علیہ السلام کی دلیل مانگے تو یہی آیت اُن کے نزول کی دلیل ہے کہ اہل کتاب اُن کی وفات سے پہلے اُن پر بالضرور ایمان لائیں گے۔

مرزائی اعتراض:

بعض مفسرین نے ''قَبْلَ مَوْتِہٖ'' کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو بنایا ہے اور یہ قراءۃ شاذہ کے موافق بھی ہے۔ قراءۃ شاذہ ''قَبْلَ مَوْتِھِمْ'' ہے۔

جواب نمبر 1:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرأۃ متواترہ کے موافق ہے اور قرأۃ متواترہ کی موجودگی میں کسی قرأۃ شاذہ کی ضرورت و حاجت نہیں۔

جواب نمبر 2: ۔

جن حضرات نے ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو بنایا ہے وہ اس کے باوجود عیسٰی علیہ السلام

کے رفع جسمانی اور آمد ثانی کے تمام امت کی طرح قائل ہیں لہٰذا ان کا اہل کتاب کو مرجع بنانا ہمیں مضر نہیں ہے۔

جواب نمبر3:

حکیم نورالدین بھیروی مرزائیوں کے پہلے نام نہاد خلیفہ نے متنازعہ فیہ آیت کا ترجمہ اپنی کتاب فصل الخطاب بمقدمہ اہل الکتاب، حصہ دوم کے صفحہ نمبر 237 میں یوں کیا ہے:

''اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ''۔

ملاحظہ فرمائیے ان دونوں جگہوں میں کس صراحت کے ساتھ مرجع حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

آیت نمبر5:

''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔'' (الزخرف:61)

ترجمہ: اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں، اس لیے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو یہی سیدھا راستہ ہے۔

یہ آیت بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قرب قیامت کے وقت نازل ہونے کی صریح دلیل ہے جیسا کہ تمام مفسرین نے ''اِنَّــهٗ'' کی ضمیر کا مرجع عیسٰی علیہ السلام کو قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے بڑی نشانی عیسٰی علیہ السلام کا دوبارہ آنا ہے۔ اسی طرح شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ (المتوفی 1230ھ) نے جو مرزا کے نزدیک بھی تیرھویں صدی کے مجدد ہیں، یہ ترجمہ کیا کہ ''حضرت عیسٰی کا آنا نشانِ قیامت ہے'' اور اسی طرح ملا علی قاریؒ نے فقہ اکبر مع شرح صفحہ 112 (طبع مکتبہ حقانیہ ملتان) پر اس آیت کو نزول عیسٰی علیہ السلام پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔

اور مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ضمیر کا مرجع عیسٰی علیہ السلام ہی کو بنایا ہے۔

(دیکھیے اعجاز احمدی بنام ضمیمہ نزول مسیح: صفحہ 21۔ روحانی خزائن: جلد 19، صفحہ 130)

آیت نمبر 6:

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ (آل عمران:46)

ترجمہ: اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) لوگوں سے کلام کریں گے گود میں بھی اور بڑھاپے میں بھی۔

واقعہ رفع یا صلیب یا قتل بالاتفاق قبل الکہولت عالم جوانی میں ہوا ہے، پس ضروری ہے کہ وہ دوبارہ نازل ہوں تاکہ زمانہ کہولت کی گفتگو بھی صحیح ہو جائے۔ اب مہد میں کلام کرنا خارق عادت ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے تریاق القلوب: حاشیہ صفحہ 41۔ روحانی خزائن: جلد 15، صفحہ 217 , 218 میں تسلیم کیا ہے اور کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مہد میں کلام کی تو میرے بیٹے نے دو مرتبہ ماں کے پیٹ میں باتیں کیں تو مہد کی طرح زمانہ کہولت کی کلام بھی خارق عادت ہونی چاہیے اور وہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ان کا دوبارہ نزول مانا جائے ورنہ زمانہ کہولت میں ہر ایک بات کرتا ہے تو پھر احسان کیسے ہوا۔

امام فخر الدین رازی (543ھ۔606ھ) تفسیر کبیر اور علامہ علاء الدینؒ (علی ابن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی 678ھ۔741ھ) تفسیر خازن میں اس کی یوں وضاحت فرماتے ہیں: ۔

”ان المراد بقوله و کهلا ان یکون کهلا بعد ان ینزل من السماء فی آخر الزمان ویکلم الناس ویقتل الدجال قال الحسین بن الفضل وفی هذه الآیة نص فی انه علیه السلام سینزل الی الارض۔“

(تفسیر رازی: جلد 2، صفحہ 472۔ تحت آیت مذکور طبع مصر، خازن: جلد 1، صفحہ 235۔ تحت آیت مذکور طبع مصر)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے قول (کَھْلًا) سے مراد یہ ہے کہ آخر زمانہ میں آسمان سے اترنے کے بعد بڑھاپے کو پہنچیں گے اور لوگوں سے ہم کلام ہوں گے نیز دجال کو قتل کریں گے، حسین بن فضل کے بقول یہ آیت ان کی زمین پر دوبارہ تشریف آوری پر واضح دلیل ہے۔“ کما قیل

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر آبر وہانند

یہ کلام کسی نے اپنے محبوب کی تعریف میں کہا تھا کہ تیرے سارے دانت منہ کے اندر ہیں اور تیری آنکھیں ابروؤں کے نیچے ہیں تو یہ کوئی خاص تعریف کی بات نہیں ہے اور جس طرح یہ کلام تعریف نہیں بن سکتا، اسی طرح اگر ''وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا'' کو خارق عادت نہ مانا جائے تو وہ بھی اسی طرح بے معنی ہو جائے گا کیونکہ کہولت اگر پہلے کی مراد لی جائے تو پھر ہر ایک انسان کہولت کے زمانہ میں کلام کرتا ہے پھر یہ احسان خدا نے کس بات کا جتلایا احسان تب ہی بنتا ہے جبکہ اسے خارق عادت مانا جائے اور خارق عادت تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ دوبارہ نزول کے بعد کہولت کے زمانہ میں ان کا کلام مانا جائے جیسا کہ مفسرین نے صراحت کر دی ہے۔

آیت نمبر 7:

وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَنْكَ......الخ۔ (المائدہ:110)

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل کو تجھے نقصان پہنچانے سے روک دیا۔

یہ بھی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے احسانات گنواتے ہوئے فرمائیں گے اگر رفع اور نزول نہ مانا جائے تو ''کَف'' نہیں ہو سکتا کیا ''کَف'' ایسا ہوا کہ ان کو اتنا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے پسلی چھیدی گئی، کانٹوں کا تاج پہنایا گیا حتی کہ سولی پر چڑھا دیا گیا لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ان کو بالکل دشمنوں سے محفوظ رکھ کر آسمانوں پر اٹھا کر بنی اسرائیل سے بچالیا۔ لفظ ''کَف'' اگر لفظ قوم کی طرف منسوب ہو تو معنیٰ و مطلب ہوتا ہے اس طرح بچانا کہ بالکل بھی قریب بھی نہ پہنچنے دیا جائے۔

آیت نمبر 8:

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ۔ (المائدہ110)

ترجمہ: اور جب (اے عیسیٰ علیہ السلام!) میں نے تجھے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی تھی۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن احسان جتلاتے ہوئے یہ احسان یاد دلائیں گے کہ میں نے تجھے قرآن کریم اور سنت کی تعلیم دی بلکہ عیسیٰ علیہ السلام سے پیدا ہونے سے پہلے ہی ان کی والدہ کو بطور بشارت یہ بات فرما دی تھی کہ تیرے بیٹے کو قرآن کریم کی تعلیم دوں گا اگر انہوں

نے دوبارہ قرب قیامت نہیں آنا تھا تو انہیں قرآن سکھانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا انبیاء سابقین میں سے کسی اور نبی کو بھی قرآن کی تعلیم دی گئی ہے؟ لہذا اس سے صاف واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ اس امت محمدیہ میں تشریف لانا ہے اور حضور ﷺ کی شریعت کی تابعداری کرنی ہے اس لیے خصوصیت سے آپ علیہ السلام کو قرآن کی تعلیم دی اور پھر قیامت کے روز بطور احسان ذکر فرمائیں گے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی اس احسان عظیم کو ان کی والدہ کے سامنے بطور پیش گوئی بیان فرمایا۔

فائدہ عظیمہ:

اس آیت سے قادیانیوں کے ایک وسوسہ اور شبہ کا ازالہ ہو گیا جو وہ کہا کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بقول تمہارے اس امت میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو کیا وہ کسی مولوی کے پاس قرآن پڑھنے بیٹھیں گے یا ان کے لیے جبرائیل امین نازل ہوں گے کیونکہ انہوں نے زمین پر تو قرآن پڑھا نہیں تو آیت مذکورہ میں اس شبہ کا ازالہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن مجید کی تعلیم دیں گے۔ جیسا کہ تورات وانجیل کی خود اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی۔ کوئی مرزائی یہ کہہ سکتا ہے عیسیٰ تو حضور ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں تو کیا حضور ﷺ سے پہلے ان پر قرآن کی تعلیم دی گئی جواب بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مرزا قادیانی کی عبارتیں جو پہلے سبق میں گزریں ان کو پڑھ لو۔ فقط

مشق سبق نمبر 15:

1) وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اس آیت کا ترجمہ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحت کریں۔

2) نزولِ عیسیٰ (علیہ السلام) پر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بیان کی گئی ہیں، اس کا ترجمہ لکھیں۔

3) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۔ آیت کا ترجمہ اور تشریح کریں۔ اور یہ بتائیں بڑھاپے میں تو ہر بولنے والا انسان ہوتا اور باتیں کرتا ہے تو حضرت عیسیٰ کی کیا خصوصیت ہے؟

4) وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ یہ احسان قیامت کے

دن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ یاد کروائیں گے تو حضرت عیسی علیہ السلام کو قرآن وحدیث کی کیا ضرورت؟

5) مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کے ماں کے پیٹ میں کلام کرنے کی بات کی۔ وضاحت کریں۔